عہد نامہ قدیم .... (حصہ سوم)

از قلم مسعود قیس آباد

بائبل کے سلسلہ میں ہماری مزید گذارشات پیش خدمت ہیں۔ امید ہے کہ قارئین ان سے نہ صرف محظوظ ہو رہے ہوں گے بلکہ بوقت ضرورت "عیسائی مشنری" کے سامنے "برسرپیکار" بھی ہو سکیں گے اور بیشک ہمارا مقصد بھی اہل اسلام کو "بطالت" سے باخبر رکھنا ہے تاکہ کوئی بھی شخص ان کے ایمان پر نقب نہ لگا سکے .....!

ہماری اب تک کی معروضات سے قارئین نے اندازہ لگا لیا ہو گا کہ "اس مذہب" میں اللہ کے برگزیدہ انبیائے کرام علیہم السلام کا وہ مقام نہیں ہے کہ جس سے قرآن حکیم ہمیں آگاہ کرتا ہے اسی بنا پر یہ کہنا عین حق ہے کہ اہل یہود اور نصاریٰ کے ہاں "انبیاء کرام علیہم السلام" فقط ایک سیاسی رہنما کی حیثیت سے تسلیم کئے جاتے ہیں جو بہرطور "شیطانی عوامل" سے مبرا نہیں تھے (معاذ اللّٰہ من ذلک) جبکہ قرآن کے مطابق تمام انبیاء کرام انسان ہونے کے باوجود "معراج انسانیت" تھے اور اپنی اپنی قوم کیلئے ایک مکمل نمونہ تھے اس دعوے پر ہمارے پاس مزید براہین موجود ہیں جنہیں ہم بلا تاخیر پیش کئے دیتے ہیں .....

ہم نے اپنے گزشتہ مضمون میں "سموئیل نمبر۱ و نمبر۲" تک کا جائزہ لیا تھا اس کے بعد "سلاطین" کا نمبر آتا ہے اس کے پہلے ہی باب میں ایک انتہائی شرمناک بات تحریر ہے ... لیجئے ... دھڑکتے دل کے ساتھ آپ بھی پڑھئے

اور داؤد بادشاہ بوڑھا اور کہن سال ہوا اور وہ اسے کپڑے اڑھاتے پر وہ گرم نہ ہوتا تھا سو اس کے خادموں نے اس سے کہا کہ ہمارے مالک بادشاہ کی لئے ایک نوجوان کنواری ڈھونڈی جائے جو بادشاہ کے حضور کھڑی رہے اور اس کی

خبر گیری کیا کرے اور پہلو میں لیٹا رہا کرے تاکہ ہمارے مالک بادشاہ کو گرمی پہنچے
(سلاطین نمبر۱۔ ب نمبر۲۔ فقرات نمبر۳)

اس عبارت پر ہم اناللّٰہ پڑھ کر آگے چلتے ہیں۔ حضرت داوٗد ؑ کی بادشاہت کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمان ؑ بادشاہ بنتے ہیں ایک مقام پر ان کے سازو سامان کا یوں ذکر ہے کہ ...

اور سلیمان کے ہاں اس کے رتھوں کیلئے چالیس ہزار تھان اور بارہ ہزار سوار تھے ... (سلاطین نمبر۱۔ ب نمبر۴۔ فقرہ نمبر۲۶)

لیکن دوسرے مقام پر جب یہ ذکر آتا ہے تو یوں رقم کیا جاتا ہے کہ...

اور سلیمان ؑ کے پاس گھوڑوں اور رتھوں کیلئے چار ہزار تھان اور ہزار سوار تھے ... (تواریخ نمبر۲۔ ب نمبر۹۔ فقرہ نمبر۲۵)

اسی باب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ...

اور دل اس کا چار انگل تھا اور اس کا کنارہ پیالہ کے کنارہ کی طرح گل سوسن کی مانند تھا اور اس میں دو ہزار بت کی سمائی تھی
(سلاطین نمبر۱۔ باب نمبر۷۔ فقرہ نمبر۲۶)

جبکہ دوسرے مقام پر یہی نقشہ یوں کھینچا جاتا ہے کہ...

اس کی موٹائی چار انگل تھی اور اس کا کنارہ پیالے کے کنارہ کی طرح اور سوسن کے پھول سے مشابہ تھا اس میں تین ہزار بت کی سمائی تھی۔
(تواریخ نمبر۲۔ باب نمبر۴۔ فقرہ نمبر۵)

بائبل کے اس باب میں جابجا درج ہے کہ حضرت سلیمان ؑ اللہ کے نبی تھے اور اللہ سے ہم کلام بھی ہوتے تھے لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان ؑ کا جو "انجام" بائبل پیش کرتی ہے وہ کسی نبی تو کیا ایک عام صاحب ایمان کے بھی شایان شان نہیں ہے، ملاحظہ فرمائیے!

اور سلیمان ؑ بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی

موآبی ۔ عمونی ۔ ادومی ۔ صیدانی اور حتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔ یہ ان قوموں کی تھیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے بیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے بیچ آئیں کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل کر لیں گی۔ سلیمانؑ ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں' اس کی بیویاں اور سو حرمیں تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا کیونکہ جب سلیمان بڈھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا اور اس کا دل اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا اور سلیمان نے خداوند کے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی۔۔۔ (سلاطین نمبرا ۔ ب نمبر ۲ ۔ فقرات نمبرا۔۷)

ان خرافات کے بعد آگے چل کر ایک اور نبیؑ کا ذکر آتا ہے۔ خدا اس نبی کو حکم دیتا ہے کہ تو بیت ایل (ایک علاقے کا نام) میں جا کر نہ کچھ کھانا نہ پینا لیکن اس علاقے کا دوسرا نبی جھوٹ بول کر اس نبی کو کھلا پلا دیتا ہے' ملاحظہ ہو!

خداوند کا مجھ کو یوں حکم ہوا ہے کہ تو وہاں نہ روٹی کھانا نہ پانی پینا تب اس نے اس سے کہا کہ میں بھی تیری طرح نبی ہوں اور خداوند کے حکم سے ایک فرشتے نے مجھ سے یہ کہا کہ اسے (یعنی تجھے) اپنے ساتھ اپنے گھر میں لوٹا کر لے آ تاکہ وہ روٹی کھائے' پانی پئے لیکن اس نے اس سے جھوٹ کہا

(سلاطین نمبرا ۔ ب نمبر ۱۳ ۔ فقرہ نمبر ۱۷ ۔ ۱۹)

سلاطین کی دوسری کتاب میں ایک جگہ مذکور ہے کہ:

اور یہویاکین جب سلطنت کرنے لگا تو اٹھارہ برس کا تھا اور یروشلیم میں اس نے تین مہینے سلطنت کی۔ (ب ۲۴ فقرہ ۸)

لیکن جب دوسرے مقام پر اس بادشاہ کا ذکر آتا ہے تو یوں تحریر کیا جاتا ہے کہ:

یہویاکین آٹھ برس کا تھا' جب وہ سلطنت کرنے لگا اور اس نے تین مہینے دس دن یروشلیم پر سلطنت کی۔ (تواریخ نمبر ٢ ب نمبر ٣٦ فقرہ نمبر ٩)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے انجام کے متعلق " میں ابھی ہم نے جو " تحقیق مقدس " پیش کی تھی۔ اس کا تذکرہ آگے ایک اور جگہ بھی مرقوم ہے۔ ملاحظہ ہو:

اگرچہ اکثر قوموں میں اس کی مانند کوئی بادشاہ نہ تھا اور اپنے خدا کا پیارا تھا اور خدا نے اسے سارے اسرائیل کا بادشاہ بنایا۔ اجنبی عورتوں نے اسے بھی گناہ میں پھنسایا (نحمیاہ ب ١٣ فقرہ نمبر ٢٦)

نحمیاہ کے بعد ایک صحیفہ "آستر" ہے جسے رومانوی داستان کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کا مرکزی خیال ہی ایک لڑکی "آستر" ہے جس کی محبت میں بادشاہ وقت سب کچھ کرتا چلا جاتا ہے۔ ہم اس صحیفے کی تفصیل میں نہیں جاتے... قارئین خود اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ "آستر" کتب تاریخ کی آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد کتب شاعری آتی ہیں۔ اور ایمان کی بات ہے کہ ان کتابوں میں بیشتر مقامات پر روح وجد میں آ جاتی ہے۔ اور محسوس ہوتا ہے کہ وقت کی گرد ان "آیات" کی چمک دمک کو ماند نہیں کر سکی' تاہم اس سلسلے کی جب ہم ایک کتاب "غزل الغزلات " کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک لمحے کو یوں لگتا ہے کہ جیسے ہم کسی "عشقیہ کتاب" کا مطالعہ کر رہے ہوں۔ خدا جانے کہ "ایوب' امثال' اور زبور "جیسی شاعری کے ہوتے ہوئے کتاب مقدس میں ایسی شاعری کی موجودگی آخر چہ معنی دارد ؟ ہم ذیل میں عبارات پر اکتفا کر رہے ہیں تاکہ طوالت سے دامن بچایا جا سکے ... (یاد رہے کہ یہ شاعری حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف منسوب ہے)

" وہ اپنے منہ کے چوموں (Kisses) سے مجھے چومے۔ کیونکہ تیرا عشق مے سے بہتر ہے۔ (غزل الغزلات ب نمبر ١ فقرہ نمبر ٢'٣)

اے میری پیاری ! تیرے گال مسلسل زلفوں میں خوشنما ہیں اور تیری گردن موتیوں کے ہاروں میں۔ (ب نمبرا فقرہ نمبر۹' ۱۰)

میرا محبوب میرے لئے دستہ مر (گوند کا سا) ہے۔ جو رات بھر میری چھاتیوں کے درمیان پڑا رہتا ہے۔ (ب نمبرا فقرہ نمبر۱۳)

وہ مجھے مے خانہ کے اندر لایا اور اس کا بایاں ہاتھ میرے سر کے نیچے ہے اور اس کا داہنا ہاتھ مجھے گلے سے لگاتا ہے۔ (ب نمبر۲ فقرہ نمبر۴۔۶)

میرے محبوب نے مجھ سے باتیں کیں اور کہا "اٹھ میری پیاری ! میری نازنین چلی آ"

میرا محبوب میرا ہے اور میں اس کی ہوں (ب نمبر۲ فقرہ نمبر۱۰' ۱۱' ۱۴)

میں نے رات کو اپنے پلنگ پر اسے ڈھونڈا جو میری جان کا پیارا ہے' میں نے اسے ڈھونڈا پر نہ پایا (ب نمبر۳ فقرہ نمبر۱۔۲)

تیرے ہونٹ قرمزی ڈورے ہیں ' تیرا منہ دلفریب ہے' تیری دونوں چھاتیاں دو توام آہو بچے (جڑواں ہرن کے بچے) ہیں (ب نمبر۴ فقرہ نمبر۳۔۵)

کیونکہ میرا سر شبنم سے تر ہے اور میری زلفیں رات کی بوندوں سے بھری ہیں' میں تو کپڑے اتار چکی اب پھر کیسے پہنوں۔ (ب نمبر۵ فقرہ نمبر۲۔۳)

اے امیر زادی ! تیرے پاؤں جوتیوں میں کیسے خوبصورت ہیں' تیری ناف گول پیالہ ہے' تیرا پیٹ گیہوں کا انبار ہے ' تیری دونوں چھاتیاں دو آہو بچے ہیں جو توام (جڑواں) پیدا ہوئے ہوں ۔.(ب نمبر۷ فقرہ نمبر۱۔۲۔۳)

تو کیسی جمیلہ اور جانفزا ہے ' یہ تیری قامت کھجور کی مانند ہے' اور تیری چھاتیاں انگور کے گچھے ہیں ' میں نے کہا میں اس کھجور پر چڑھوں گا' میں اس کی شاخوں کو پکڑوں گا' تیری چھاتیاں انگور کے گچھے ہوں۔

(ب نمبر۷ فقرہ نمبر۶۔۷۔۸)

اے میرے محبوب ! کاش کہ تو میرے بھائی کی مانند ہوتا' جس نے میری ماں

کی چھاتیوں سے دودھ پیا (اب نمبر ۸ فقرہ نمبر ۱)

ہماری ایک چھوٹی بہن ہے ابھی اس کی چھاتیاں نہیں اٹھیں میں دیوار ہوں اور میری چھاتیاں برج ہیں (غزل الغزلات ـ ب نمبر ۸ فقرہ نمبر ۸ـ۱۰)

ہم نے آغاز میں لکھا ہے کہ عیسائیت کے نزدیک "نبی" کا تصور وہ نہیں ہے جو کہ قرآن پاک نے دیا ہے۔ دراصل اہل کتاب "نبی" کو بھی نجومی کا درجہ دیتے ہیں کیونکہ نجومی کی طرح وہ بھی "پیشین گوئیاں" کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم بائبل کے اوراق میں انبیاء کا ذکر کچھ اچھے انداز سے نہیں پاتے' چند مثالیں ہم پہلے پیش کر چکے ہیں' مزید مثالیں پیش خدمت ہیں۔

کاہن اور نبی بھی نشہ میں چور اور مے میں غرق ہیں' وہ نشہ میں جھومتے ہیں۔ وہ رویاء میں خطا کرتے اور عدالت میں لغزش کھاتے ہیں۔

(یسعیاہ ب نمبر ۲۸ فقرہ نمبر ۸)

نبی اور کاہن دونوں ناپاک ہیں۔ (یرمیاہ ـ ب نمبر ۲۳ فقرہ نمبر ۱۱)

یروشلم کے نبیوں ہی سے تمام ملک میں بے دینی پھیلی ہے۔

(یرمیاہ ب نمبر ۲۳ فقرہ نمبر ۱۵)

یہی وجہ ہے کہ انگریزی میں "پیشین گوئی کرنے والے" اور "نبی" کے لئے ایک ہی لفظ PROPHET بولا جاتا ہے جس کا اسم تجرید PROPHECY "پیشین گوئی" ہے' معلوم ہوا عیسائیت کے نزدیک "نبوت" کے لئے طہارت' اخلاق' پاکیزگی اور دیگر اوصاف اتنے اہم نہیں جتنا کہ "غیب دانی" یا "علم پیش گوئی" ... امید ہے کہ قارئین ہمارا نقطہ نظر سمجھ گئے ہوں گے ...

بائبل میں ہمیں بعض عجیب سی تشبیہات بھی ملتی ہیں جو بہر طور پر "خدا کے کلام" کی غمازی نہیں کرتیں... مثال کے طور پر یروشلم سے مخاطب ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ تحریر کئے گئے ہیں...

جس طرح دولہا دولہن میں راحت پاتا ہے اسی طرح تیرا خدا تجھ میں مسرور ہوگا (یسعیاہ۔ ب نمبر ۶۲ فقرہ نمبر ۵)

اسی طرح نبی حزقی ایل کے صحیفے میں ہمیں کچھ ایسی عبارات ملتی ہیں جو قطعاً کلام اللہ کے شایان شان نہیں ہے

تو نے اپنی تمام مکروہات اور بدکاری میں اپنے بچپن کے دنوں کو جبکہ تو ننگی اور برہنہ اپنے خون میں لوٹتی تھی کبھی یاد نہ کیا۔
(حزقی ایل۔ ب نمبر ۱۶ فقرہ نمبر ۲۲)

تو بدکاری میں اور عورتوں کی مانند نہیں' تو اجرت نہیں لیتی بلکہ خود اجرت دیتی ہے۔ (ب نمبر ۱۶ فقرہ نمبر ۳۴)

اس لئے دیکھ ! میں تیرے سب یاروں کو جن کو تو لذیذ تھی ان کے آگے تیری برہنگی کھول دوں گا تاکہ وہ تیری برہنگی دیکھیں۔ (ب نمبر ۱۶ فقرہ نمبر ۳۷)

اس کے بعد اسی صحیفے کا باب نمبر ۲۳ آتا ہے جسے الف تا یے پڑھا جائے تو بہتر ہے ہم فقط چند عبارات پر اکتفا کرتے ہیں۔

وہ اپنی جوانی میں بدکار بنیں' وہاں ان کی چھاتیاں ملی گئیں اور وہیں ان کے دوشیزگی کے پستان مسلے گئے۔ (فقرہ نمبر ۳)

انہوں نے اس کے دوشیزگی کے پستانوں کو مسلا اور اپنی بدکاری اس پر انڈیل دی (فقرہ نمبر ۸)

تب اس کی بدکاری اعلانیہ ہوئی اور اس کی برہنگی بے ستر ہو گئی
(فقرہ نمبر ۱۸)

پھر وہ اپنے ان یاروں پر مرنے لگی جن کا بدن گدھوں کا سا بدن اور جن کا انزال گھوڑوں کا سا انزال تھا۔ اس طرح تو نے اپنی جوانی کی شہوت پرستی کو جبکہ مصری تیری جوانی کی چھاتیوں کے سبب تیرے پستان ملتے تھے پھر یاد کیا۔
(فقرہ نمبر ۲۰-۲۱)

اس کی ٹھیکریاں بھی چبا جائے گی اور اپنی چھاتیاں نوچے گی۔ فقرہ نمبر ۳۴

اس کے بعد ایک صحیفہ "ہوسیع" ہے جس کا ایک فقرہ پڑھیئے جو کہ گزشتہ سے مختلف نہیں، لکھا ہے کہ:

ہاں اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) بیوی کی خاطر نوکر بنا اور اس نے بیوی کی خاطر چوپانی کی۔ (ب نمبر ۱۲ فقرہ نمبر ۱۲)

غرض یہود اور نصاری کا یہ "عہد نامہ قدیم" اپنے آخری باب "ملاکی" پر جا ختم ہوتا ہے، ہم نے انتہائی احتیاط کے ساتھ اس حصے کا تجزیہ پیش کر دیا ہے اور الحمدللہ کسی بھی مقام پر تعصب یا علمی خیانت کے مرتکب نہیں ہوئے ہیں، اس سلسلے میں حوالہ تحریر کرتے ہوئے ہم نے انتہائی احتیاط ملحوظ خاطر رکھی ہے تاہم بشر، غلطیوں کا پتلا ہے اس لیے درج شدہ عبارات کا نمبر تو آگے پیچھے شاید ہو جائے لیکن عبارت اپنے الفاظ سے ہرگز نہ ہلے گی اور بفضل خدا ہمارا دعوی ہے کہ کوئی بھی شخص ہمارے حوالوں کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ اس ضمن میں ہم سب سے پہلے خود اپنے خدا اور اپنے ضمیر کے سامنے جوابدہ ہیں۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا تاکہ ہماری ان گزارشات کا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں بلکہ فقط بائبل پر ایک نظر ہے جو کہ بد قسمتی سے اہل کتاب کی لا پرواہی کی نذر ہو چکی ہے اور بالفرض اگر کوئی صاحب ناراض ہوتے بھی ہیں تو انہیں اس سلسلے میں پہلے بائبل کا سامنا کرنا چاہیے جو آج بھی ان کے ماضی کو یوں آشکار کر رہی ہے کہ:

انہوں (بنی اسرائیل) نے میرے لوگوں پر قرعہ ڈالا اور ایک کسی (طوائف) کے بدلے ایک لڑکا دیا اور مے کے لئے ایک لڑکی بیچی تاکہ میخواری کریں۔ (یوایل... ب نمبر ۳ فقرہ نمبر ۳)

یا یہ کہ

اسرائیل کے تین بلکہ چار گناہوں کے سبب میں ان کو بے سزا نہ چھوڑوں

باقی ص ۴۱ پر